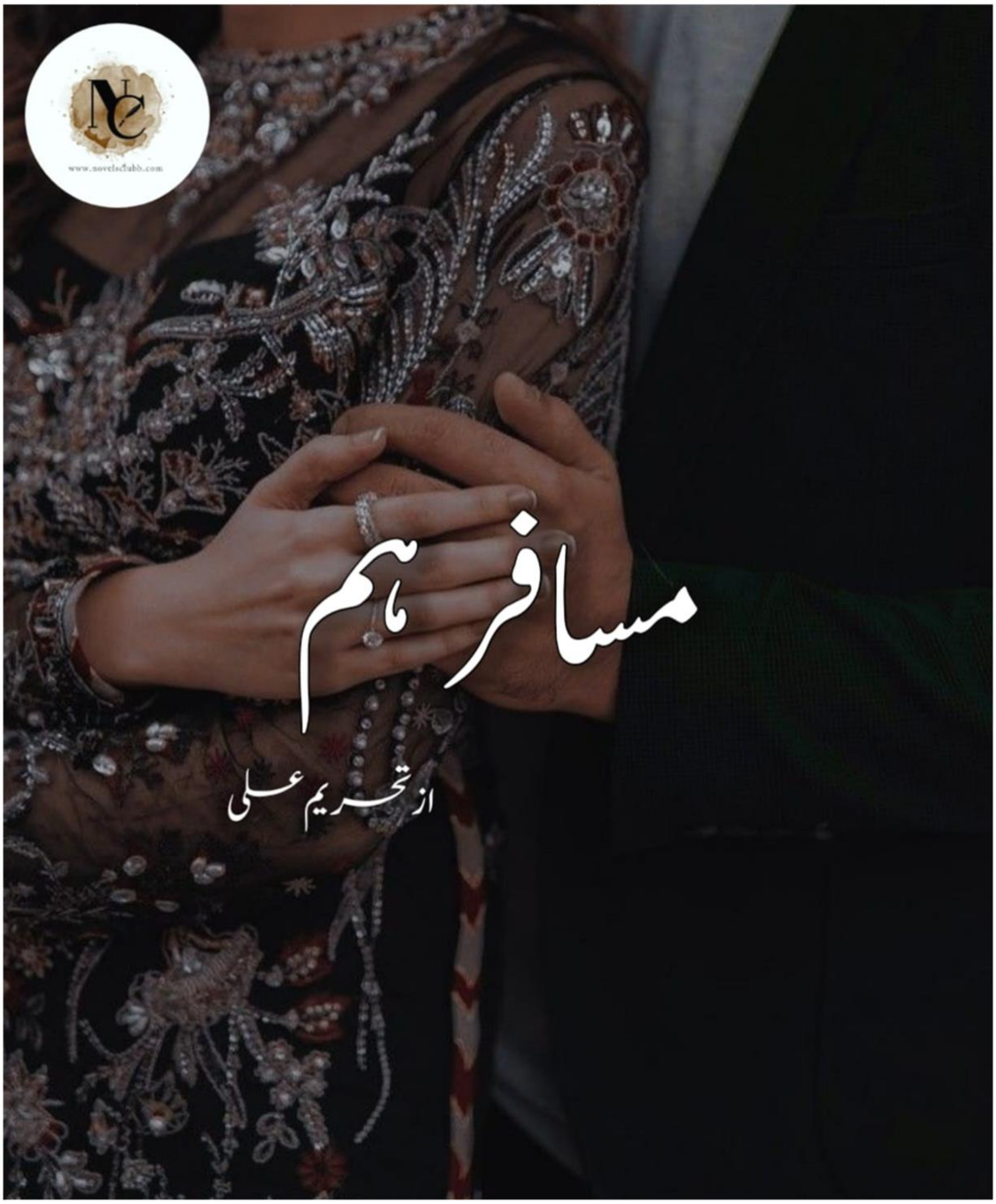
www.novelsclubb.com
مسافر ہم
از تحریم علی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# مسافرہم

# از قلم تحریم علی

تیسری قسط

جہاں کزنز اور یار دوست مل جائیں وہاں وقت کا کہاں پتہ لگتا ہے۔ایسا ہی کچھ ہمارے کرداروں کے ساتھ ہوا۔وہ سب باتوں میں ایسا مشغول ہوئے کہ فجر کی اذانوں پہ چپ ہوئے۔

"چلو نماز پڑھو پھر گھر چلیں۔" سعد نے موبائل پہ ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں!" فیضان تقریباً چلاتے ہوئے کھڑا ہوا۔

"تجھے کیا ہو گیا؟" معیز نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نماز پڑھ کہ sea-view چلتے ہیں پھر وہاں سے ناشتہ کریں گے پھر بھلے چلے جانا اپنے گھر۔" فیضان نے ایک ہی سانس میں سب کہہ ڈالا۔ "جس جس کو میرا آئیڈیا اچھا لگا ہاتھ اٹھا لے۔"

فیضان کہ کہنے کی دیر تھی کہ سب نے ہاتھ اٹھالیا۔

"آپ نہیں چلیں گی؟" روحہ نے کنزا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ پہلے تھوڑا ہچکچائی پھر بولی "نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس میں یہ کہہ رہی تھی کہ ناشتہ گھر پہ کریں؟ actually جہاں آپ لوگ جانے کا کہہ رہے ہیں میں وہاں گئی ہی نہیں آج تک۔"

"تو یہ تو اچھی بات ہے ہمارے ساتھ چلو۔" عنایہ نے جوش سے کہا۔

"لیکن۔۔" کنزا نے کچھ کہنا چاہا پھر ایک نظر سب کی طرف دیکھا اور جانے کی حامی بھر لی۔

www.novelsclubb.com

"بس تم لوگوں کے پاس پندرہ منٹ ہیں۔ کپڑے چینج کرو، میک اپ کرو، پلاسٹک سرجری کرو یا صرف منہ ہاتھ دھو لیکن ہیں صرف پندرہ منٹ۔ صرف اور صرف پندرہ۔" فیضان نے اٹھتے ہوئے تنبیہی انداز میں کہا۔

"بھائی!" فیضان کمرے میں جاتا اس سے پہلے آرش نے آواز لگائی۔

"ہاں!"

"نمبر چاہیے تھا۔"

"کس کا؟" فیضان نے ایک نظر لاونج میں بیٹھے لوگوں کو دیکھا اور آرش سے مخاطب ہوا۔ کیوں کے آرش سے کسی بھی بات کی امید کی جاسکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سرجن کا۔" آرش نے سکون سے جواب دیا۔

"کونسا سرجن؟"

"وہی سرجن جو پندرہ منٹ میں پلاسٹک سرجری کرتا ہے۔ مجھے اسکا نمبر چاہیئے۔ بچپن سے ان تینوں کی ایک شکل دیکھ کہ تنگ آگیا ہوں۔ اچھا ہے کچھ چینج آئے

گا۔" اپنی بات مکمل کرتے ہوئے آرش نے زرناب، حیام اور عنایہ کو دیکھا جنہوں نے آرش کو سرے سے اگنور کیا۔ فیضان بھی آرش کے سر پہ چپت لگا کہ اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ باقی سب فریش ہونے چلے گئے۔

***************

دس منٹ بعد تقریباً لوگ لاؤنج میں موجود تھے۔

"چلو چلو چلو چلو چلو!" حیام جو بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے آرہی تھی اچانک رک گئی۔ "میں لیٹ ہو گئی کیا جو سب نکل گئے؟" لاؤنج میں ضارف، فیضان، سعد، معیز، ہمائل اور عظمیٰ کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا۔

"جلدی آگئی ہو۔" عظمیٰ نے کوفت سے جواب دیا۔

"مطلب کوئی نہیں تیار ہوا؟" حیام نے تصدیق کرنا چاہی جس پہ ہمائل کے علاوہ پانچوں نے سر نفی میں ہلائے۔

www.novelsclubb.com

ابھی تھوڑی دیر گزری تھی تو روحہ اور عنایہ بھی آ گئیں۔

"آرش تو ایسے تیار ہو رہا ہے جیسے اسکا ولیمہ ہے۔" عنایہ نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم بھی تو ایسے تیار ہو رہی تھی جیسے تمہاری برات ہو!" آرش نے سیڑھیاں اترتے ہوئے جواب دیا۔

"بھئی زرناب اور کنزا کو بلاؤ نہ۔ دیر ہو رہی ہے اور نیند بھی آ رہی ہے۔" سعد نے اکتا کر کہا۔

"میں آ گئی!" سعد کے منہ سے اپنا نام سن کے زرناب بولی۔

"کنزا کہاں ہے؟" روحہ کے پوچھنے کی دیر تھی کہ کنزا کی زوردار چیخ سنائی دی۔

چیخ سن کے سب بھاگے اور سامنے کا منظر دیکھ کہ ہکّا بکّا ہو گئے۔ ہمائل، عظمی اور ضارف تو واپس لاونج میں چلے گئے۔ جبکہ سعد، زرناب، معیز اور عنایہ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ آرش کے ساتھ مل کر ہنسیں یا ان تینوں کی طرح واپس لاؤنج میں چلے جائیں۔

www.novelsclubb.com

دراصل ہوا کچھ یوں تھا کہ زرناب کے کچھ منٹ بعد ہی کنزا سیڑھیوں سے آ رہی تھی لیکن سیڑھیوں پہ روحہ لوگوں کی پالتو بلی "بیلا" دکھ گئی جس کی وجہ سے اس نے شور مچانا شروع کر دیا۔حیام نے جا کہ بیلا کو اٹھایا تب کہیں جا کہ کنزا کی چیخیں بند ہوئیں اور ان کی سواری نوید کاٹیج سے باہر نکلی۔

****************

"ایک بات پوچھوں؟" گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے آرش نے پیچھے بیٹھی کنزا کو مخاطب کیا۔وہ فرنٹ مرر میں دیکھتے ہوئے اپنے بالوں کو پونی میں قید کر رہی تھی۔

"یس! وائے ناٹ؟" کنزا

اب اپنے کلچ سے لپ اسٹک نکال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم چلائی کیوں تھی؟" آرش نے سڑک پہ دیکھتے ہوئے کہا۔ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے ضارف نے اسے گھورا لیکن وہاں پرواہ کسے تھی۔

"مجھے کیٹس (cats) سے ڈر لگتا ہے۔" اب وہ پف سے سیٹنگ پاؤڈر سیٹ کر رہی تھی۔

"سب سے لیٹ تم تیار ہوئی ہو پھر بھی گاڑی میں تمہارا بیوٹی پارلر ختم نہیں ہو رہا۔" زرناب جو کزنز کی حرکتوں سے بیزار آچکی تھی چڑ کر بولی۔

"جہاں ایک سے زیادہ خواتین پائی جائیں وہاں اتنی خاموشی؟ خیریت!" آرش نے زرناب کو غصے میں دیکھا تو فوراً بولا۔

"وہ عنایہ سو رہی ہے اس لیے ہم خاموش تھے۔" اب کی بار حیام بولی۔

"چلو اٹھاؤ اس کو پہنچنے والے ہیں ہم۔" ضارف نے پیچھے منہ کر کے کہا۔

****************

تقریباً ساڑھے سات کے قریب وہ لوگ ایک ہوٹل میں بیٹھے تھے۔

''اتنا ہیوی ناشتہ!'' ناشتہ آتے ہی کنزا بولی۔

''کیا ہو گیا کنزا حلوہ پوری ہے۔ اس میں ہیوی کیا ہے؟'' عظمیٰ جو اس کے برابر بیٹھی تھی ہلکی آواز میں بولی۔

''یہ بہت آئلی ہے۔ اگر میں نے یہ کھایا تو مجھے ایکسٹرا جِم کرنا پڑے گا اس کے علاوہ ڈائٹ بھی بڑھانی پڑے گی اور میرے چہرے پہ پمپلز بھی ہو جائیں گے۔'' کنزا نے ایک ایک لفظ نزاکت اور نخرے سے ادا کرتے ہوئے کہا۔

''مس آپ نے کھانا ہے تو کھائیں جیسے ہم سب کھا رہے ہیں۔ ورنہ ہمارا ناشتہ خراب مت کریں۔'' ہمائل کے غصے کی انتہا ہو گئی تھی کیونکہ وہاں بیٹھے سب ہی لوگ ان کے ٹیبل کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

''میں چائے پیوں گی بس۔'' ہمائل سے ڈانٹ سننے کے بعد کنزا کا موڈ کافی حد تک خراب ہو چکا تھا۔

''ارے میں سامنے کی دکان سے آپکو بسکٹس لا دیتا ہوں.''ضارف نے اٹھتے ہوئے کہا جس پہ عنایہ اور حیام معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگیں۔

****************

ناشتے سے فارغ ہو کر اب وہ سب سمندر کی طرف گئے۔ گاڑیوں سے اترتے ہی ایک ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے انکا استقبال کیا۔

آرش، زرناب، عنایہ، سعد، عظمیٰ اور ضارف ایک طرف پکڑم پکڑائی کھیل رہے تھے۔ روحہ اور حیام ساحل کے کنارے پہ چہل قدمی کر رہے تھے اور کنزا اپنے منہ کہ مختلف زاویے بنا کہ سیلفیاں لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

''چھوڑ دے اپنی گرل فرینڈ کا پیچھا۔''فیضان نے ہمائل کو موبائل میں مگن دیکھا تو کہا۔

"ایک اہم مسیج تھا وہی دیکھ رہا تھا بس۔" ہمائل نے فون جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"بس کر دے تجھ سے زیادہ کام ہوتے ہیں۔ لیکن ہر وقت موبائل میں نہیں لگا رہتا۔" فیضان نے مٹی سے چند پتھر اٹھائے اور ایک ایک کر کے پانی میں نشانے لگاتے ہوئے بولا۔

"اچھا اچھا۔ چل بتا کیا کرنا ہے؟"

"ان کے ساتھ پکڑم پکڑائی کھیلیں؟" فیضان نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"تو بچہ ہے؟"

"میں تو بچہ ہی ہوں۔ ابھی عمر ہی کیا ہے میری۔ صرف تئیس سال۔" فیضان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میرے خیال سے میں، تو، معیز، سعد، عظمی اور روحہ بائیس سے چوبیس کے درمیان ہی ہیں۔" ہمائل نے فیضان کے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو پھر وہ بھی تو کھیل رہے ہیں نہ۔ ویسے بھی تو بڈھا ہو گیا ہے۔ میری مان شادی کرلے اگلے دو تین سال تک تیرے سر پہ سفید بال آجائیں گے۔"

فیضان نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہو گئی بکواس؟" ہمائل نے فیضان کی نوٹنکی پہ سر جھٹکا۔

"یا خدایا! اسکا مطلب میرے بچے تجھے "چاچا" کہنے کہ بجائے "دادا" کہیں گے؟ نہیں! "فیضان نے ڈرامائی انداز میں دونوں ہاتھ اپنے کانوں پہ رکھے اور سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے چلایا۔

"بس کردے یار تونے تو آرش کی نوٹنکی کے ریکارڈ بھی توڑ دئے ہیں۔" ہمائل نے ہنستے ہوئے کہا۔ ہنسنے سے گال کا گڑھا واضح ہوا۔ وہ بہت کم ہنستا تھا لیکن جب ہنستا تو لمحے کے لئے لگتا جیسے دنیا تھم گئی ہو۔

www.novelsclubb.com

ہمائل سے کچھ دور کھڑی کنزا نے جب ہمائل کو ہنستے دیکھا تو چند سیکنڈز کے لئے مبہوت ہو گئی۔ آرش جو گیم چھوڑ کہ اسکہ سلو مو(slow mo)بنا رہا تھا

جھنجلا کہ کنزا کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ ہمایل کو ہنستے دیکھا تو وہ بھی مسکرا دیا۔

"اللہ کی شان آج تو اپکی مسکراہٹ دیکھنے کو مل گئی۔ میرا تو دن بن گیا۔" آرش فوراً سے ہمایل کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"استغفار! ہم جو ہر وقت مسکراتے رہتے ہیں اس سے کیا تیرا دن بگڑتا ہے؟" فیضان نے آرش کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔ خوش تو وہ بھی ہوا تھا۔ بلکہ وہ اکثر ایسی حرکتیں کرتا کہ ہمایل ہنسے نہیں تو کم از کم مسکرا دے۔

روحہ، عنایہ اور حیام بھی ان سب کے پاس آ چکے تھے۔

"نہیں۔ لیکن ہمایل بھائی کا ڈمپل مجھے بہت پسند ہے۔" آرش نے شرماتے ہوئے جواب دیا جس پہ فیضان کا چھت پھاڑ قہقہ نکلا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی ویسے آپکا یہ ڈمپل بچپن سے ہے؟" عنایہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''جی نہیں۔ بھائی روزرات کو ڈرل مشین سے گڑھا کر کے سوتے ہیں تاکہ روز صبح یہ ڈمپل بن جائے۔'' سوال پوچھا ہمائل سے تھا جواب آرش کی طرف سے آیا تھا۔

''کیا واقعی بھائی؟'' عنایہ آنکھیں کھولے حیرانی سے بولی۔

''نہیں بچپن سے ہے۔'' ہمائل نے جواب دیا۔

''آجا گھڑ سواری کریں؟'' فیضان نے ہمائل سے کہا۔

''چلو۔''

''ایک منٹ، ایک منٹ؟'' وہ دونوں جانے والے تھے کہ عنایہ نے انکو روکا۔

''بولو؟''

''آپ دونوں ریس لگائیں۔ مزہ آئیگا۔'' عنایہ جوش سے بولی۔

''ہاں ٹھیک ہے۔'' ہمائل اور فیضان گھوڑے پر چڑھتے اس سے پہلے حیام بولی۔

''ایک منٹ! خالی ریس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ جو ہارے گا وہ رات کو کافی پلانے لے کے جائے گا۔ منظور؟''

''منظور ہے۔''ہمائل گھوڑے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

''یہی ہارے گا اور یہی پلائے گا۔ بڑی حامیاں بھر رہا ہے نہ۔''فیضان نے پاس کھڑے ضارف کے کان میں کہا اور خود بھی گھوڑے پر چڑھ گیا۔

''بھائی آپکو بھی گھوڑے پہ بیٹھنا چاہیے تھا آپکی تو شادی بھی ہونے والی ہے۔'' زرناب نے سعد کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''میں گھوڑے پہ نہیں گھوڑی پہ چڑھوں گا وہ بھی ایک ہی دفعہ۔''سعد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

سعد اور زرناب کھڑے باتیں کر رہے تھے کنزا، روحہ اور آرش بھی ان کے پاس آ گئے۔''بھائی اس کے بعد میں بھی بیٹھوں گا گھوڑے پہ۔ آپ آئیں گے؟''آرش نے سعد کے کندھے پہ اپنا بازو ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

''آرش! میرے بھائی گھوڑے پہ گدھا بیٹھا اچھا نہیں لگے گا۔''زرناب نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

''ہنہہ ویری فنی!''آرش نے اپنا منہ ٹیڑھا کر کے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یو آر بنی۔" زرناب نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

کچھ ہی دیر میں فیضان اور ہمائل واپس آ گئے تھے۔

"ہاں تو کون پلانے والا ہے کافی؟" سعد نے ان دونوں سے پوچھا۔

سعد کے پوچھنے کی دیر تھی کہ ضارف، حیام اور ہمائل کی ہنسی نکلی۔

"اچھا بس زیادہ شوخے نہ ہو۔" فیضان نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"کوئی بول رہا تھا کہ ہمائل ہارے گا۔" روحہ نے زور سے کہا۔

"اچھا تو کیا ہو گیا ہار جیت تو ہوتی ہی رہتی ہے۔ پلا دوں گا کافی۔ اس میں کیا بڑی بات۔" فیضان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"مگر میں کافی نہیں پیوں گا۔ کافی تو مجھے زرناب اور حیام گھر پہ بھی پلا دیتی ہیں۔ میں آئسکریم کھاؤں گا۔" ہمائل نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور میں فالودہ۔" ضارف بھی ہمائل کے برابر آ کے کھڑا ہو گیا۔

"اچھا اچھا اپنا فرمائشی پروگرام بند کرو جس کو جو کھانا ہو کھا لینا جس کو جو پینا ہو پی لینا۔ لیکن رات کو نو بجے تیار رہنا۔" فیضان نے اپنی جان چھڑانے کی غرض سے کہا۔

"ارے تم انکی فکر مت کرو میں انکو نو بجے سے پہلے تیار کروا دوں گا۔ آخر کو فیضان شیخ آج کچھ کھلانے پلانے والے ہیں۔" معیز نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

"اوہ! میں انکو بہت گھماتا ہوں اور کھلاتا پلاتا بھی ہوں۔ پوچھ لے بیشک۔" فیضان نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

"بس بس زیادہ مت اکڑا موچ آجائے گی۔" ہمائل نے فیضان کے ساتھ چلتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ سب واپس جا رہے تھے۔

****************

ساڑھے نو کے قریب وہ لوگ گھر پہنچے اور آتے ہی اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔ تین بجے کے قریب اب وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے۔

''رات کو نو بجے جانا ہے ہم لوگوں نے اس لئے جلدی کھانا بنا لے گا۔'' سعد نے سلاد اپنی پلیٹ میں نکالتے ہوئے کہا۔

''ابھی صبح تو آئے ہو اب پھر کہاں جانا ہے؟'' عالیہ بیگم نے دال کا ڈونگا عباس صاحب کو دیتے ہوئے پوچھا۔

''تائی جان فیضی ہار گیا تھا ریس میں اس لئے وہ سب کو ٹریٹ دیگا۔'' عظمٰی نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

''ہاں اسکا مسیج آیا تھا میرے پاس کہ میں اور ارتج بھی آجائیں۔ تم لوگوں نے وہاں کونسی ریس لگائی تھی بھئی؟'' اسد جو کھانا کھا چکا تھا ڈائننگ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"مائیل بھائی اور فیضی بھائی نے گھوڑوں کی ریس لگائی تھی۔مائیل بھائی جیت گئے اور فیضی بھائی ہار اس لئے اب وہ ٹریٹ دیں گے۔"عنایہ نے زرناب کے ساتھ برتن سمیٹتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کو تو بس ایک دوسرے سے ٹریٹ نکلوانے کے موقعے چاہیے ہوتے ہیں۔"نگہت بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دادو آپ بھی چلئے گا۔بھائی نے تو سب کو لے کے جانا ہے لیکن یہ سینیئر سیٹیزن نہیں چلیں گے۔"عباس صاحب کے جاتے ہی آرش بولا۔

"دادو بھی تو بوڑھے ہی ہیں۔بلکہ.."کنزا نے بولنا چاہا اس سے پہلے ہی عظمیٰ نے اسے چپ کروا دیا۔

www.novelsclubb.com

"دادو کوئی بوڑھے نہیں ہیں وہ ہر جگہ ہمارے ساتھ جاتے ہیں آج بھی جائیں گے۔اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہو تو گھر رہ لینا۔"عظمیٰ بول کے وہاں رکی نہیں چلی گئی۔اسی کے پیچھے ضارف،ہمائل،زرناب،سعد اور حیام بھی چلے گئے۔

''میں نے تو بس ایسے ہی..''کنزا نے پھر بولنا چاہا پر اب کی بار عنایہ نے اسکو چپ کروادیا۔''تم پلیز ایسے ہی کچھ بھی مت بولا کرو۔''

****************

''بھابھی۔آجاؤں؟''کنزا اریج کے کمرے کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے بولی۔

''ارے کنزا آؤ۔''اریج جو تکیہ پہ غلاف چڑھا رہی تھی خوشدلی سے بولی۔

''بازل اور بھائی نہیں دکھ رہے۔''اس نے کمرے میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا اور دیوار پہ لگی ایک تصویر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔وہ بلیک اینڈ وائٹ فوٹو فریم تھا جس میں ایک کرسی پر ماہین بیٹھی تھی جب کہ اس کے دونوں اطراف میں ہمائل اور اسد کھڑے مسکرا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہمائیل کی smile بہت پیاری ہے۔ وہ مسکراتا کیوں نہیں؟" اب وہ کھڑکی کے سامنے رکھے صوفے پہ بیٹھ چکی تھی۔

"مسکراتا تو ہے۔" اریج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کب؟ ہفتہ تو مجھے آئے ہوئے ہو گیا۔ اور پورے ایک ہفتے میں میں نے اس کو آج ہی مسکراتے دیکھا اور بات کرتے سنا ہے۔"

"تمہیں کچھ معلوم نہیں ہے اس لئے ایسے بول رہی ہو۔" اریج بھی اب اس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھ چکی تھی۔

"مطلب؟" کنزا نے اچنبھے سے اریج کی طرف دیکھا۔

"ہمائیل ایسا بلکل نہیں تھا جیسا اب ہے۔" اریج نے بولنا شروع کیا۔

کنزا کی نظریں لان میں کھڑے ہمائیل پہ ٹکی تھیں۔ "تو کیسا تھا؟"

"آرش اور فیضان کی طرح تھا بلکہ آرش تو تب بہت چھوٹا تھا۔ پورے ملک ہاؤس میں ہمائیل اور فیضان کی شرارتیں ہوتی تھیں اور نشانہ عظمیٰ اور روحہ ہوتے تھے۔" اریج نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''کیا ہو گیا بھابھی۔ آرش ہر وقت ہنستا رہتا ہے اور ہمائیل ہر وقت سڑا ہوا۔''

کنزا نے اریج کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تو انکل آنٹی کے انتقال کے بعد وہ ایسا ہو گیا۔ ورنہ وہ بالکل ایسا نہیں تھا۔''

اریج اب صوفے سے اٹھ کے اپنے باقی کام نپٹانے لگی۔

''ہمم! ویسے آپکو کس نے بتایا؟'' کنزا بھی اب اٹھ چکی تھی۔

''ظاہر ہے اسد اور گھر والوں نے۔'' اریج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کنزا کے ہونٹ اوہ میں کھلے۔

*****************

www.novelsclubb.com

تقریباً نو بجے کے قریب وہ ایک کیفے کی پارکنگ میں موجود تھے۔ سب لڑکیاں عبایہ اور حجاب میں تھیں سوائے کنزا کے۔ جبکہ لڑکوں نے جینز اور شرٹس پہن رکھی تھیں۔ کیفے کے داخلی دروازے پر جلی حروف میں FLOC لکھا تھا جو

سفید روشنی سے دمک رہا تھا۔ گلاس ڈور کھول کے وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو اے سی کی ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ وہ لوگ چلتے چلتے ایک کمرے کی طرف گئے جہاں فیملی ایریا کا بورڈ لگا تھا۔ اندر داخل ہوئے تو تھوڑے تھوڑے وقفے سے چھ میزیں لگائی گئیں تھیں۔ ہر میز کے اطراف میں بارہ بارہ کرسیاں تھیں۔ ایک طرف سیڑھیاں تھیں جب کہ دو دیواروں پہ سفید اور نارنجی والپیپر لگے تھے۔ ایک پلین دیوار پہ مختلف زاویوں سے رنگ برنگے حروف سے کیفے کا نام لکھا ہوا تھا۔ وہ سب بیٹھے تو ویٹر نے انکو مینیو کارڈ لا کہ دیا۔

"چلو بھئی کیا کیا کھانا ہے؟" ویٹر کے جاتے ہی فیضان نے پوچھا۔

"یہ اوٹ پٹانگ پتا نہیں کیا کیا لکھا ہے۔ مجھے ایک کپ سادی چائے منگوادو۔"

www.novelsclubb.com

عابد صاحب نے عینک اتارتے ہوئے کہا۔

"میری کولڈ کافی۔" حیام نے مینیو کارڈ ضارف کو دیتے ہوئے کہا۔ "میری بھی کافی۔" زرناب نے کہا۔

"میرا بلو بیری سلش کر دے۔" سعد نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہا۔

"اور میرا لیچی سلش۔" روحہ اسکارف پہ پن لگاتے ہوئے بولی۔

"اور باقی بھی جلدی بتاؤ۔" فیضان ساتھ ساتھ موبائل پہ آرڈر نوٹ کر رہا تھا۔

"بھائی میرا اسٹرابیری لیمنیڈ۔" عنایہ نے مینیو کارڈ فیضان کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک اور آئسکریم والے کون کون ہیں؟" فیضان نے جیسے ہی پوچھا

آرش، معیز، اسد، ارتج، ہمائیل، فیضان،

عظمیٰ اور ضارف نے ہاتھ کھڑے کیے۔

"ٹھیک ہے میں ویٹر کو بلاتا ہوں سب فلیورز بتا دینا۔" فیضان نے ویٹر کو اشارہ کیا اور کنزا سے مخاطب ہوا۔ "ویٹر آگیا آپ نے آرڈر نہیں بتایا۔"

"ہاں وہ مجھے ویٹر سے کچھ پوچھنا تھا۔اس لیے۔" فیضان نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور ویٹر کو آرڈر نوٹ کروانے لگا۔

"میرا مینگو شیک کر دیں۔" اپنا آرڈر لکھوا کے اب وہ آئیسکریم والوں سے مخاطب ہوا۔ "چلو فلیورز بتاؤ اپنے اپنے۔"

"پائین ایپل." آرش، اسد اور عظمیٰ بولے۔

"چاکلیٹ." معیز اور اریج نے بھی اپنا فلیور بتایا۔

"میرا پستہ۔" ضارف نے سارے مینیو کارڈز ویٹر کو دیتے ہوئے کہا۔

"میرا بٹر اسکاچ۔" ہمائل نے موبائل پہ میل کھولتے ہوئے کہا۔

"کنزا اب آپ پوچھلیں جو پوچھنا تھا۔" فیضان اب موبائل کا فرنٹ کیمرا کھول کہ بازل کو گود میں بٹھا کر سیلفی لے رہا تھا۔

"یہ جو کیٹو ہاٹ چاکلیٹ ہے اس میں کتنی کیلوریز ہوں گی؟" کنزا کے پوچھنے کی دیر تھی کہ وہ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گے۔

www.novelsclubb.com

"میم یہ میں کیسے بتا سکتا ہوں۔" ویٹر نے ایک نظر فیضان کو دیکھا اور پھر جھجھکتے ہوئے کنزا کو جواب دیا۔

"لو تو آپ لوگوں نے اسکا نام کیٹو کیوں رکھا۔" کنزا نے ناک چڑھا کر کہا۔

"میم میں ویٹر ہوں میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"کنزا کچھ اور دیکھلو یار۔"زرناب نے کنزا کے کان میں کہا۔

"ایک بلیک کافی۔"کنزا نے اپنا مینیو کارڈ بھی ویٹر کو دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ہر جگہ اپنی ڈائیٹ کی پڑ جاتی ہے۔" عظمیٰ نے کنزا کو گھورتے ہوئے کہا۔

تقریباً دس منٹ تک انکا آرڈر آ چکا تھا اور وہ سب اپنے اپنے آرڈر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"اس سے اچھی چائے تو زرناب بنا دیتی ہے۔"عابد صاحب نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

www.novelsclubb.com

****************

آج آسمان صاف تھا۔مارچ شروع ہوئے تین دن ہو چکے تھے۔آٹھ بجے کا وقت تھا اور ملک ہاؤس کے مکین اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔آج معیز کا آفس کا پہلا دن تھا۔وہ کال پہ فیضان سے بات کرتا ہوا ہمائیل کی گاڑی کی طرف جا رہا تھا کہ زور سے کسی سے ٹکرایا۔نیلا ٹریک سوٹ اور سفید جوگرز پہنے بالوں کی اونچی پونی بنائے کانوں پہ ہیڈ فونز لگائے وہ اپنا سر مسل رہی تھی۔

"تم کہاں سے آ رہی ہو؟"معیز نے اس سے پوچھا۔

"ٹریک سوٹ پہن کہ اب میں پارٹی میں تو نہیں جا سکتی نہ۔ظاہر ہے پارک سے آ رہی ہوں۔"کنزا نے کانوں سے ہیڈ فونز اتارتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم اس حلیہ میں باہر گئی تھی؟

"اوہ گاڈ معیز تم کتنے سوالات کرتے ہو؟ظاہر ہے جاگنگ پارک میں کرتے ہیں تو باہر سے ہی آؤں گی۔"کنزا بولی کے اندر جاتی اس سے پہلے معیز نے آگے بڑھ کہ اسکا راستہ روکا۔

www.novelsclubb.com

"کنزا ہمارے گھر کی لڑکیاں ایسے حلیہ میں گھر سے باہر نہیں نکلتیں۔ جاگنگ کرنی ہے تو یہاں لان میں کیا کرو جیسے حیام اور زرناب کرتے ہیں۔" سخت لہجے میں کہہ کے وہ رکا نہیں گاڑی میں چلا گیا۔

"میں، کنزا ملک اس لوزر کی بات مانوں گی۔ ہنہہ!" کنزا منہ کے ٹیڑھے زاویے بناتے ہوئے اندر چلی گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ فریش ہو کر ناشتہ کرنے آئی۔

"چچی!" عالیہ بیگم نے اسکے سامنے ناشتے کی ٹرے رکھی تو کنزا نے انہیں پکارا۔

"ہاں بیٹا؟"

"میں جاگنگ کر کے آ رہی تھی تو معیز سے ٹکرا گئی۔ اس نے مجھے ڈانٹا اور بہت روڈلی بات کی۔"

www.novelsclubb.com

"معیز نے ڈانٹا؟" عالیہ بیگم کی جگہ ارتج نے پوچھا تو کنزا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"معیز بدتمیزی کر ہی نہیں سکتا۔" اب کی بار کچن سے سبزی کی ٹرے لاتی نادیہ بیگم بولیں۔

''چچی آئی سوئیر! میں جھوٹ کیوں بولوں گی؟'' کنزا نے اپنا بایاں ہاتھ نادیہ بیگم کے دائیں ہاتھ پہ رکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا وہ آئے گا تو میں پوچھتی ہوں۔'' عالیہ بیگم کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

''چچی پلیز میرا نام مت لیجیئے گا۔'' کنزا نے معصوم شکل بنا کہ کہا جس پہ عالیہ بیگم نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

****************

بلیک کوٹ شوز پہ واک کرتی وہ سیدھا اپنے کیبن کی طرف گئی۔ سفید شلوار قمیض پہ کالا کوٹ، سلکی بھورے بالوں کی فرینچ چٹیا بنائے وہ اپنی کرسی پہ بیٹھی۔ چہرے سے تھکن عیاں تھی۔ وہ انٹر کام اٹھاتی اُس سے پہلے دروازے پر دستک ہوئی۔

''آجائیں!''

اجازت ملنے پر دو تین مرد اندر داخل ہوئے۔حلیے سے کسی گاؤں کے وڈیرے لگ رہے تھے۔ان میں سے ایک شخص ادھیڑ عمر تھا۔دوسرا نارمل اور تیسرا شاید انکا گارڈ تھا۔

''جی !فرمایئے ؟''انکو کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ بولی۔

''ہم ایک کیس کے سلسلے میں آئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا کیس آپ لڑیں۔آپکو منہ مانگی قیمت دی جائے گی بشرطیکہ کیس ہم جیتیں۔''ادھیڑ عمر شخص نے بات کا آغاز کیا۔

''ہمم !''اب وہ سنجیدگی سے دونوں بازو میز پہ ٹکائے آگے ہو کے بیٹھی۔''کیس کس نوعیت کا ہے پہلے مجھے یہ بتائیں لیکن اس سے بھی ضروری بات کسی عورت کے خلاف نہیں ہونا چاہیئے۔کیونکہ میرا ایک اصول ہے میں صرف عورتوں کے کیس لیتی ہوں۔کسی مرد کا کیس اسی صورت لیتی ہوں جب مجھے یقین ہو کہ میرا موکل بیگناہ ہے۔''اپنی بات مکمل کر کے وہ واپس پیچھے ہو گئی۔اب اس نے ایک نوٹ پیڈ اٹھایا اور پین سے تاریخ ڈالی۔''بتایئے میں سن رہی ہوں۔''

www.novelsclubb.com

"اپکو منہ مانگی قیمت ملے گی مگر کیس ہمیں ہی جیتنا ہے۔"

"آپ بتائیں تو؟"

"دراصل ہمارا کیس ایک لڑکی کے خلاف ہے۔وہ ہماری پرانی ملازمہ ہے اور اس نے میرے پوتے پہ اس کے ساتھ زیادتی کا الزام لگایا ہے۔"اڈھیڑ عمر شخص نے بات شروع کی۔

"ہمم۔اندازاً کتنی قیمت دے سکتے ہیں آپ مجھے اس کیس کی؟"اس نے نوٹپیڈ سائیڈ پہ رکھا اور پین کو اپنی انگلیوں کے درمیان پھنسا کہ بولی۔

"انہوں نے کہا تو ہے کہ منہ مانگی قیمت ملے گی۔"ادھیڑ عمر شخص کے بجائے ساتھ بیٹھے دوسرے مرد نے جواب دیا۔

"ہزار،لاکھ،کروڑ؟؟کتنی دیں گے؟"اب کی بار وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"لاکھوں میں دے سکتا ہوں۔بس کیس ہم جیتیں۔"ادھیڑ عمر شخص نے مغروریت سے جواب دیا۔

"اپنی ملازمہ کو لا سکتے ہیں؟"اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

پہلے تو وہ پریشان ہوئے لیکن فوراً سنبھلتے ہوئے پوچھا۔ ''کب؟''

''جب آپکی مرضی ہو۔'' اس نے اسی سنجیدگی سے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔'' وہ تینوں وہاں رکے نہیں اٹھ کر چلے گئے۔

''بیرسٹر عظمیٰ ملک کو پاگل بنانا اتنا آسان نہیں۔'' اس نے ہلکی آواز میں اپنے آپ سے کچھ کہا پھر ایک نظر سامنے لگی وال کلاک پہ ڈالی جو شام کہ چھ بجا رہی تھی۔ اس نے میز سے اپنا موبائل، بیگ، کچھ کاغذات اٹھائے اور باہر کی طرف نکل گئی۔

*****************

www.novelsclubb.com

آج کراچی کا موسم بہت عجیب تھا۔ آسمان پر گھنے بادلوں کا بسیرا تھا لیکن وہ برس نہیں رہے تھے۔ ہوا الگ رکی ہوئی تھی جس کی وجہ سے پورے میں حبس پھیلا ہوا تھا۔ وہ دونوں وسیع و عریض ملک ہاؤس کی چھت کے ایک کمرے میں

موجود تھے۔اس کمرے کو پہلے اسٹور روم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔لیکن جیسے جیسے ملک ہاؤس کے لڑکے بڑے ہوئے انکو جم جانے کا شوق پیدا ہوا۔ ہمائل کی دیکھا دیکھی ضارف اور آرش کو بھی جم کا شوق چڑھا۔

آرش کوئی کام کرتا اور حیام پیچھے رہتی ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔حیام نے جب اپنی خواہش کا ذکر عباس صاحب سے کیا تو انہوں نے اسکو کہا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے تھوڑی بڑی ہو جائے۔سال بعد حیام نے پھر کہا تب بھی عباس صاحب نے اسکو یہی جواب دیا۔ہمائل اب اپنے ساتھ معیز کو بھی لے جاتا تو عظمیٰ اور زرناب کو بھی جم جانے کی خواہش ہوئی۔انہوں نے معیز اور ہمائل سے کہا کہ وہ انہیں بھی جم لے جائیں جس پہ ان دونوں نے یہ کہہ کہ ٹال دیا کہ کچھ دنوں تک وہاں لڑکیوں کا بھی کھل جائے گا۔دن اسی طرح گزرتے رہے۔آرش اور ضارف نے جم جانا چھوڑ دیا بقول انکے وہ ابھی چھوٹے ہیں تو تھک جاتے ہیں۔ایک دن معیز اور ہمائل جم سے واپس آرہے تھے تو اٹھارہ سالہ حیام کو لان میں اداس بیٹھا دیکھ اسکی طرف چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

"مس لڑاکا اداس کیوں ہیں؟" معیز نے اسکے برابر بیٹھتے کہا۔

"اب تو میں بڑی ہوگئی ہوں نہ؟" حیام نے معیز کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں بھئی میری پرنسس اب بڑی ہو چکی ہے۔" معیز نے پیار سے اس کے گالوں کو پچکارا۔

"تو مجھے بھی جم جانا ہے۔" حیام نے چمکتی آنکھوں سے جواب دیا۔ ہمائل جو پیچھے ہی کھڑا تھا حیام کی بات سن کہ مسکرایا۔

"بھئی جم نہیں جاسکتی آپ۔" ہمائل نے پیچھے کھڑے کہا۔

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"وہاں بہت سارے برے لڑکے ہوتے ہیں اسلئے۔" اب کی بار معیز بولا۔

"میں ان لڑکوں کے پاس نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ رہوں گی۔" حیام نے اپنی طرف سے حل پیش کیا۔

ابھی وہ باتیں کررہے تھے کہ اظہر صاحب وہاں آگئے۔ "کیا ہو رہا ہے بھئی؟"

"اس کو جم جانا ہے تو ہم اس کو سمجھا رہے ہیں کہ لڑکیاں جم نہیں جاتیں۔"

ہمائیل نے جواب دیا۔

"ہاں عظمیٰ بھی کہہ رہی تھی اسے بھی جانے کا شوق ہے۔لے جاؤ دونوں کو کیا ہو گیا۔اور یہ پاگل کسی اور کو بنانا کہ لڑکیاں جم نہیں جاتیں۔لڑکیاں ہر وہ کام کر سکتی ہیں جو لڑکے کرتے ہیں بس لڑکیوں کو اپنی حدود میں رہنا چاہیے۔"اظہر صاحب نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"اسکا مطلب میں جا سکتی ہوں نہ؟"حیام فوراً سے اظہر صاحب کہ پاس جا کہ کھڑی ہو گئی۔

"ہاں بھئی ہماری گڑیا جا سکتی ہے۔"انہوں نے اس کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرا۔"جاؤ آپ اندر جاؤ میں انکو بول دوں گا کل سے آپکو بھی لے کے جائیں گے۔"حیام وہاں سے جیسے ہی گئی معیز اظہر صاحب سے مخاطب ہوا۔

"چاچو آپ نے اسے کیوں بولا کہ ہم اسے لے کر جائیں گے۔"

"بھئی لے کر جانے میں کیا مسئلہ ہے؟"

''کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ہم پیدل جاتے ہیں جم تک۔''اب کی بار ہمائل بولا۔

''الحمداللہ! ان لڑکیوں کی ٹانگیں سلامت ہیں۔''اظہر صاحب نے ہمائل کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چاچو جم میں شلوار قمیض تو نہیں پہن کہ جائیں گی نہ وہ دونوں۔''معیز نے ایک اور دلیل پیش کی۔

''میں دونوں کو ٹی شرٹ اور ٹراؤزر دلا دوں گا۔''انہوں نے فوراً جواب دیا۔

''اور راستے میں پورا محلہ دیکھے گا انکو اسکا کیا؟''معیز بولا۔

''یہاں کونس کانفرنس چل رہی ہے؟''ابھی اظہر صاحب کچھ بولتے اس سے پہلے ہی اسد آگیا۔

''رات کو کھانے کے بعد تم تینوں ضارف، آرش اور سعد کو لے کر میرے کمرے میں آجانا ایک ضروری بات کرنی ہے۔''اظہر صاحب کہہ کر اندر کی طرف چلے گئے۔رات کو کھانے کے بعد وہ چھ اظہر صاحب کے کمرے میں موجود تھے۔

"ماموں آپ نے بلایا تھا؟ خیریت؟"سب کو خاموش بیٹھا دیکھ سعد نے سوال کیا۔

"ہمم۔کچھ باتیں کرنی تھیں۔"اظہر صاحب نے اپنے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

وہ چھ کہ چھ ان کے سامنے قطار کی صورت کھڑے تھے۔

"ہم پانچ بھائی تھے اور نگہت اکلوتی تھی۔اسے بھی ہر وہ کام کرنا ہوتا جو ہم کرتے۔ہم پانچوں کرکٹ کھیلنے جاتے تو وہ کہتی مجھے بھی کھیلنا ہے۔ہم بھی تم لوگوں کی طرح کوئی نہ کوئی بہانہ بنادیتے۔"اظہر صاحب نے ہمائل اور معیز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"ایک دن اس نے ضد کرنا شروع کردی۔ابا آئے اور انہوں نے ہم پانچوں کو ایک بات بولی اور وہی بات ابھی میں تم لوگوں کو کہنے والا ہوں"

www.novelsclubb.com

"اور وہ کیا؟"اظہر صاحب تجسّس بڑھانے کے لیے چند سیکنڈز خاموش ہوئے تو آرش نے پوچھا۔

''لڑکیاں پرائی ہوتی ہیں۔ یہ سب آج تم لوگوں کے ساتھ ہیں۔ پانچ چھ سال بعد اپنے اپنے گھروں کی ہو جائیں گی۔ اب تم لوگوں کو پتا ہے کہ کون یہاں رہے گی۔ کون کس شہر جائے گی۔ کون کس ملک جائے گی۔ کس کو کیسا سسرال ملے۔ کیسا شوہر ملے؟ تب تم لوگوں کو انکی قدر ہو گی اور یاد آئے گی۔ تم لوگوں کو تو چاہیے ان کی ہر خواہش پوری کیا کرو۔''

''یہ کہا تھا نانا نے؟'' ضارف نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں بھئی!'' اعجاز صاحب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''تو وہ کرکٹ کا کیا بنا پھر؟'' آرش سے رہا نہ گیا تو پوچھا۔

''پھر ہم کرکٹ گھر پہ کھیلنے لگے۔ پانچ ہم ایک نگہت۔ تین تین کی ٹیم بناتے اور کھلیتے۔ اب تم لوگ یہ کرو کہ اوپر اسٹور روم کی صفائی کرواور اسے جم بنالو۔ چند ڈمبلز، کچھ ایکسر سائز مشینیں خرید لو۔ بلکہ ان لڑکیوں کے ساتھ ساتھ تم لوگ بھی گھر میں ہی جم کر لینا۔'' انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ ''اور ہاں کبھی بھی لڑکیوں کو یہ احساس نہیں دلاتے کہ وہ لڑکوں والے کام نہیں کر

www.novelsclubb.com

سکتیں۔ وہ سب کر سکتی ہیں بس اپنی حدود میں رہ کر۔ تم لوگوں کی موٹی عقل میں میری بات آئی یا نہیں؟"اب کی بار اظہر صاحب نے ذرا سختی سے پوچھا جس پہ ان سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

اگلے ہی دن اسٹور میں رکھا کباڑ بیچ دیا گیا جب کہ کام والی چیزوں کو چھتی میں منتقل کر دیا گیا۔ ہمائل، زرناب اور معیز نے پورا کمرہ دھویا۔ اسد بازار سے دو ٹیوب لائٹس لایا جن کو

معیز اور سعد نے خود ہی لگا لیا۔ انہوں نے کمرے کی چاروں دیواروں پر ایش گرے پینٹ کیا۔ ایک دیوار پر چوڑا سا شیشہ لگوایا۔ ایک دیوار پر رنگ برنگے اسٹیکرز سے "ملک ہاؤس جم" لکھوایا۔

www.novelsclubb.com

دروازے کے سامنے پلاسٹک شیٹ لگائی۔

ایک کونے پہ روم کولر لگایا۔ ایک طرف ٹریڈ مل رکھا اسی کے ساتھ بیٹھنے کے لئے دو بنچ لگائے۔ تین مختلف سائز کے ڈمبلز اور ایک کیٹل بال ایک کونے پہ رکھے تھے۔ جب کہ ایک طرف پنچنگ بیگ لگایا تھا۔ پندرہ دن کی جدوجہد کے

بعد انکا ذاتی جم تیار تھا۔ ہمائل، معیز اور حیام باقاعدگی سے جم کرتے جبکہ باقی سب جب دل کرتا آجاتے تھے۔

ابھی بھی ضارف اور حیام جم کرنے آئے تھے۔

"ویسے باہر والے سے زیادہ یہ جم اچھا ہے۔" ضارف نے ٹریڈمل پر بھاگتی حیام سے کہا۔

"ہمم۔"

اچھا اب اتر بھی جاؤ مجھے بھی بھاگنا ہے۔"

حیام نے ایک نظر ضارف کو دیکھا پھر ٹریڈمل سے اتر کے بینچ کے قریب گئی۔ تولیے سے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔ پاس رکھی بوتل سے پانی کا گھونٹ بھرا اور کولر کے سامنے جاکہ کھڑی ہوگئی۔

www.novelsclubb.com

"اف خدایا! اب وہاں کھڑی ہوگئی ہو۔ مجھے بھی تو ہوا چاہیے۔" ضارف نے کانوں میں ائیر پوڈ ڈالتے ہوئے کہا۔

حیام نے ضارف کو گھورا اور پھر اس کے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی۔ "کیا مسئلہ ہے تمہارا۔"

"کیا؟"

"کیا؟ سوال میں نے پوچھا ہے تو جواب دو؟" حیام نے غصے سے کہا۔

"اب کیا ہوا؟"

"پہلے مجھے ٹریڈ مل سے اتروا دیا اب کولر کے سامنے بھی کھڑا نہیں ہونے دے رہے۔"

"اللہ کی بندی یہ لو آ جاؤ واپس۔" ضارف نے ایک پاؤں نیچے اتارا ہی تھا کہ حیام بولی۔ "نہیں تم اترو مت۔"

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے؟ موڈ خراب ہے؟" ضارف واپس ٹریڈ مل پہ چڑھ چکا تھا البتہ ائیر پوڈز ٹراؤزر کی جیب میں ڈال لئے تھے۔

"نہیں."

"پھر؟"

"کچھ نہیں یار۔"

"سوچ لو مجھے نہیں بتاؤ گی تو میں واٹس ایپ گروپ میں میسج ڈال دوں گا کہ حیام روہی ہے۔"

"تو تم جھوٹ بولو گے؟"

"اچھا تو پھر بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

"مجھے گول گپے کھانے ہیں۔"

"تو کھالو۔"

"امی نے منع کر دیا۔" حیام نے منہ بسور کر کہا۔

"کیوں؟"

"وہ کہہ رہی ہیں کہ گلہ خراب ہو جائے گا آج کل موسم ٹھیک نہیں۔"

"ہمم۔ کہہ تو ٹھیک رہی ہیں ممانی۔" ضارف نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں نے زرناب اور عنایہ کو بولا ہے کہ وہ پوچھیں اگر کسی ایک کو بھی اجازت مل گئی تو ہم سب جائیں گے۔" اداسی کی جگہ اچانک سے خوشی نے لے لی۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ زرناب اور اسی کے پیچھے آرش بھی آگئے۔

"کیا ہوا؟" زرناب کو دیکھتے ہی حیام نے سوال کیا جس پہ زرناب نے اداسی سے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

"اب تو آخری امید عنایہ ہی ہے۔" حیام نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"گول گپے نہ ہو گئے پتا نہیں کیا ہو گئے۔ تم لوگ تو اتنا دکھی ہو رہی ہو جیسے تم لوگوں کی رخصتی ہونے والی ہو۔" آرش ماحول کے پیشِ نظر خاموش رہا لیکن وہ آرش تھا۔ دو منٹ سے زیادہ خاموش نہ رہ سکا اور بولا۔

"شٹ اپ!" زرناب نے غصے سے آرش کو کہا۔

"اوہ۔ میں تو ڈر گیا۔ بچا ضارف۔" آرش نے پھر ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"آرش ملک!" حیام نے جیسے ہی بولا آرش فوراً خاموش ہو گیا۔

ابھی پانچ منٹ گزرے تھے کہ عنایہ بھی منہ لٹکا کہ آگئی۔ "نہیں بھئی۔ نہیں ملی اجازت۔"

اب وہ تینوں منہ لٹکا کہ بیٹھیں تھیں اور وہ دونوں یک ٹک انہیں دیکھ رہے تھے۔

"گھر لے آئیں؟" ضارف نے جیسے ہی پوچھا ان تینوں کے چہرے کھل اٹھے۔

"کیسے؟" عنایہ اور زرناب نے ایک ساتھ پوچھا۔

"میں اور آرش گول گپے لے کر آتے ہیں تم لوگ برتن وغیرہ چھت پہ لے آؤ پھر پانچوں مل کر کھائیں گے۔" ضارف نے اٹھتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کے جاتے ہی حیام نے کپڑے بدلے اور وہ لوگ سامان لے کر چھت پہ آگئیں۔ تقریباً بیس منٹ تک گول گپے آچکے تھے۔ انہوں نے جلدی جلدی کھا کہ برتن سمیٹے۔

''ہمارے جیسے اچھے بھائی، کزن، اور دوست نہیں ملیں گے تم لوگوں کو۔''

آرش نے آخری گول گپہ کھاتے ہوئے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا اچھا بس۔ معلوم ہے ہمیں۔'' زرناب نے جیسے بات ہی ختم کر دی۔

''مزہ آیا؟'' ضارف نے ان تینوں سے پوچھا۔

''ہاں!'' ان تینوں نے بیک وقت جواب دیا تو ضارف مسکرا کر رہ گیا۔

****************

''امی قسم سے میں نے کچھ نہیں کیا۔'' ٹی وی لاؤنج میں بھاگتے ہوئے آرش نے عالیہ بیگم کے سامنے مزاحمت کی۔

''جیسے مجھے تو پتا نہیں تمہارا۔'' انہوں نے غصے سے چپل آرش کی طرف پھینکی جو آرش نے کیچ کر لی۔

"امی ماں بنیں جلاد نہ بنیں۔" اب وہ ایک صوفے سے دوسرے صوفے پہ اچھل رہا تھا۔

"برخوردار صوفے سے اتر جاؤ۔" اخبار پڑھتے عابد صاحب بولے۔

"دادو پہلے انہیں کہیں مجھے ماریں گی نہیں۔"

"کیا ہو رہا ہے ؟" گھر میں داخل ہوتے اسد نے پوچھا جو ارتج کو میکے سے لینے گیا تھا۔

"بھائی بچائیں۔" آرش صوفے سے چھلانگ لگا کر اسد کی طرف دوڑتا اس سے پہلے زرناب سے ٹکرایا۔

"آرش اندھے ہو گئے ہو؟" زرناب اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولی۔

"ہوا کیا ہے لیکن ؟" ارتج نے اپنے اور اسد کے پیچھے چھپے آرش سے پوچھا۔

"وہ فسادی رضا انکل جھوٹی شکایت لگا کہ چلے گئے ہیں اور ہماری اماں بھی اپنی اولاد پہ یقین نہیں کر رہیں۔" آرش نے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

”ہاں جیسے میں تو جانتی نہیں تمہیں۔بے شرم !سدھر نامت کبھی۔“عالیہ بیگم آرش کو ڈانٹ کے صوفے پہ جا بیٹھیں تو وہ بھی اسد اور ارتج کے پیچھے سے نکلا۔

”اب بتا کیا بات تھی ؟“اسد نے آرش کا کان مروڑتے ہوئے پوچھا۔

”آئی آئی !بھائی بتا رہا ہوں نہ کان تو چھوڑیں۔“

”بتا؟“

”بھئی میں دہی لا رہا تھا مجھے پتا نہیں تھا کہ رضا انکل کھڑے ہیں میں نے بائیک کا ہارن زور سے مارا تو ڈر کے مارے ان کے ہاتھ سے دودھ کی تھیلی گر گئی۔بس آگ ہے وہ میری شکایت لگانے۔“

”بس اتنی سی بات ؟“زرناب نے بھی آرش کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

”ہاں لیکن انہوں نے امی کو آگ لگا لگا کے بتایا۔“

”ہاہاہاہا!“آرش کے کہنے کا انداز ایسا تھا کہ ارتج اور زرناب کی بے ساختہ ہنسی نکلی۔

''آرش شکایت کیسے لگائی تھی وہ بھی بتا۔'' ضارف نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں ضرور۔'' آرش نے اپنے نادیدہ کالرز کو ٹھیک کیا، گلہ کھنکارا اور بولنا شروع ہوا۔

''بھابھی آرش کو سمجھا لیں اس کی وجہ سے میٹر اتنا نقصان ہو گیا۔ اگر اسکو بائیک چلانا نہیں آتی تو آپ لوگوں نے دی کیوں ہے۔ اب آپ بتائیں میٹر اتنا برا نقصان کیسے پورا ہو گا؟'' آرش کی اداکاری پہ سب ہنسنے لگے۔

*****************

www.novelsclubb.com

آسمان پہ بادل اس طرح تھے جیسے دھواں۔ وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا چاند کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

''معیز!'' عالیہ بیگم کی آواز پہ وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا۔

"جی! جی ماما؟"

"آج صبح کچھ ہوا تھا؟"

"مطلب؟"

"کنزا اور تمہاری کوئی بحث؟"

"نہ.. نہیں تو۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا پھر جیسے کچھ یاد آنے پر بولا۔"ہاں میں نے اسے کہا تھا کہ گھر والے جم میں ایکسر سائز اور لان میں جوگنگ کیا کرے جیسے حیام کرتی ہے۔"

"بس؟"عالیہ بیگم نے دوبارہ سوال کیا۔

"جی ماما۔ میں جھوٹ کیوں بولوں گا۔"

"ہمم۔آئندہ خیال کرنا۔اس سے تیز آواز میں بات نہ کرنا۔پیار سے بھی بول سکتے تھے تم۔"انہوں نے کمرے سے جاتے ہوئے کہا۔

"جی ماما۔"اس نے نظریں جھکا کہ جواب دیا۔"حیام کو بولیں ایک کپ چائے بنا دے۔"عالیہ بیگم کو جاتے دیکھ وہ جلدی سے بولا۔

''عجیب لڑکی ہے یار۔''اب وہ اپنے آپ سے مخاطب تھا۔تقریباً دس منٹ بعد حیام چائے کا بھاپ اڑاتا کپ لے کر آگئی۔

''ہیئر اِس یوٗر ٹی سر!کیا اور کچھ لیں گے؟''حیام نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اس کے سامنے کیا۔

''وہاں رکھ دو۔''

''آہ آہ!اتنا سڑا ہوا منہ کیوں بنایا ہوا؟ایک سیکنڈ!ایک سیکنڈ!منہ بنایا ہوا ہے یا شکل ہی ایسی ہے۔''اس نے معیز کے چہرے کو ہر زاویہ سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''شکل ہی ایسی ہے۔''معیز نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

''ارے ارے میں مذاق کر رہی تھی۔آپ تو سیریس ہی ہو گئے۔کیا ہوا ہے موڈ کیوں خراب ہے؟''اب حیام گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھی تھی۔

''کنزا۔اس نے ماما کو جھوٹ کہا کہ میں نے اسے ڈانٹا۔''

''دفعہ کریں اسے آپ تو موڈ ٹھیک کر لیں۔''

"ہمم۔"

"ویسے میں سوچ رہی تھی کہ.."

"کہ؟"

"صبح بتاؤں گی۔"، شرارت سے کہہ کے حیام اٹھتی اس سے پہلے معیز نے اسے کھینچا۔

"بتاؤ؟"

"میں سوچ رہی تھی اب آپ شادی کر لیں۔ بڈھے ہو رہے ہیں۔"

"خود ہو گی تم بڈھی۔ ویسے شادی والا خیال اچھا ہے۔"معیز کا موڈ قدرے بہتر ہو گیا تھا اور یہی تو وہ چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں میں سونے جا رہی ہوں۔ شب بخیر!"

"شب بخیر!"معیز نے حیام کے سر پہ پیار کرتے ہوئے کہا۔

"اور ہاں میں بڈھی نہیں ہوں۔" وہ دروازے پہ کھڑی اسکوز بان دکھا کر بھاگ گئی پیچھے وہ کھلے دل سے مسکرایا

****************

سنہری صبح میں گرمی کی حدت روز بہ روز بڑھ رہی تھی۔ گو کہ مارچ کو شروع ہوئے ابھی ہفتہ ہی گزرا تھا۔

"اف خدایا! یہ لڑکی اگلے گھر جا کہ مجھے باتیں ہی سنوائے گی۔ کیا کروں میں اسکا۔" نگہت بیگم عنایہ کو کوسنے کے ساتھ ساتھ اپنا اور عنایہ کا مشترکہ کمرہ بھی سمیٹ رہی تھیں۔

وہ منہ دھو کہ ابھی صوفے پہ بیٹھی ہی تھی کہ نگہت بیگم بولیں۔ "اب یہاں کیوں بیٹھ گئی ہو؟ جاؤ ناشتہ کرو۔"

"جاتیں ہوں، رک جائیں۔ ابھی دس تو بجے ہیں۔" اس نے جمائی روکتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"بی بی پوری دنیا اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی اور تم کہہ رہی ہو کہ ابھی دس بجے ہیں۔"

"مما سونے دیا کریں ابھی کچھ دنوں میں یونی شروع ہو جائے گی۔"

"پڑھ کہ تم مجھے کونسا فائدہ دے رہی ہو؟ تعلیم شعور دیتی ہے لیکن تم پتہ نہیں کیا سیکھ رہی ہو۔ جانور بھی اپنے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ کو صاف کرتے ہیں ایک تم ہو۔" اب وہ بیڈ کی چادر جھاڑ رہیں تھیں۔

"کیا کر دیا میں نے اب؟" وہ جھنجھلائی۔

"یہ.. یہ چپس کا پیکٹ دیکھو ذرا تکیہ کے غلاف سے نکل رہا ہے۔ یہ کولڈ ڈرنک کا کین بیڈ کے نیچے تھا۔ اور یہ بسکٹ کا ریپر ابھی چادر اٹھائی ہے اس کے نیچے سے نکلا ہے۔" وہ ایک ایک چیز اسے دکھا رہی تھیں۔

"وہ تو رات کو کھائے تھے تو رکھے تھے کہ صبح پھینکوں گی۔"

www.novelsclubb.com

"عنایہ!! عنایہ!! سدھر جاؤ۔ تمہارے جتنی لڑکیاں پورا گھر سنبھال لیتی ہیں۔ ماؤں کو ہلنے تک نہیں دیتیں ایک تم ہو۔" وہ عنایہ کو ڈانٹنے کے بعد واپس چلی گئیں۔

"اُف! ہر ماں کہ ایک جیسے گھسے پٹے ڈائیلاگ۔ اور ایک تو مجھے گھر سنبھالنے والی لڑکیاں مل جائیں۔" اب وہ کپڑے بدلنے کے لئے الماری کھول رہی تھی کہ اچانک دس بارہ جوڑے اس کے سر پہ گرے۔ "آؤچ!" اس نے سر کو سہلاتے کوئے کہا۔

نگہت بیگم جو کسی کام سے واپس آئیں تھیں عنایہ کو ایسے دیکھ کہ مزید آگ بگولہ ہوئیں۔ "یہ دیکھا۔ کیا کروں میں اس لڑکی کا۔"

"اللہ امی آپ تو پیچھے ہی پڑ گئیں ہیں۔" عنایہ نے کپڑوں کو واپس الماری میں ٹھونستے ہوئے کہا۔

"میری تو سننی نہیں تم نے۔ یہ تمہارے ماموں نے بگاڑ دیا ہے اور رہی سہی کسر ان لڑکوں نے پوری کر دی ہے۔"

''اچھا آپ جیلس مت ہوں اگر میرے اتنے اچھے بھائی اور کزنز ہیں۔'' کپڑوں کے پہاڑ سے اس نے فیروزی رنگ کی کرتی سفید ٹراؤزر اور فیروزی شفون کے دوپٹے کے ساتھ نکالی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

''دو دن ہیں! دو دن! یہ الماری صاف چاہیے مجھے ورنہ جانتی ہو تم مجھے۔'' وہ دھمکی دے کر وہاں سے چلی گئیں۔

''اُف یار!'' پیچھے کھڑی عنایہ تلملا کر باتھروم میں گھس گئی۔

*****************

www.novelsclubb.com

اس سفید اور جامنی کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک تھی۔ وہ لحاف تانے مزے سے سو رہی تھی کہ فون کی بیل پہ اسکی آنکھ کھلی۔ اس نے لحاف سے صرف ہاتھ

باہر نکالا اور سائیڈ ٹیبل پہ فون تلاشنے لگی۔ فون ملنے پر اس نے اسکرین پر دیکھا جہاں "آپی کالنگ" لکھا آرہا تھا۔

''السلام و علیکم آپی! خیریت صبح صبح فون کیا۔'' وہ آنکھیں بند کئے فون کان سے لگائے بات کر رہی تھی۔

''آپی نہیں بھانجی ہوں آپکی۔'' دوسری طرف سے بسمہ کی چہکتی آواز پہ حیام کے ہونٹوں پہ مسکان آئی۔ ''میں نے صبح فون نہیں کیا۔ ٹائم دیکھیں گیارہ بج رہے ہیں۔''

''اچھا اچھا۔ کال کیوں کی؟'' حیام اب اٹھ چکی تھی۔ ایک ہاتھ سے ریموٹ اٹھا کر اے۔سی بند کیا۔

www.novelsclubb.com

''آپکو پتہ ہے آج میرا اور سیفی کا رزلٹ آگیا۔''

''ارے واہ! کیا آیا؟'' اب وہ کان اور کندھے کہ بیچ فون پھنسا کہ کالے لمبے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی۔

''میں فرسٹ اور سفیان سیکنڈ۔''

"واہ بھئی ماشاءاللہ!"

"اب میرا گفٹ؟"

"ہمممم! وہ تو جب تم آؤ گی تب ہی دوں گی۔"

"اوکے۔" بسمہ کی خوشی اسکی آواز سے جھلک رہی تھی۔ "اللہ آنی سفیان سے بات کرلیں ورنہ یہ تنگ کرکے رکھ دے گا۔

"ہمم دو۔" اب وہ بیڈ شیٹ وغیرہ ٹھیک کر رہی تھی۔

"آنی اس بدتمیز نے آپکو بتادیا ہوگا لیکن میں آپکو پھر سے بتاتا ہوں کہ میں اپنی کلاس میں سیکنڈ آیا ہوں۔ بس دو نمبر کم تھے ورنہ فرسٹ آتا۔" سفیان نے فون پکڑتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا۔" حیام نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا میں فریش ہو جاؤں تمہاری بہن کے فون سے اٹھی ہوں۔ شام میں ویڈیو کال کروں گی۔" اب وہ الماری کے سامنے کھڑی کپڑے نکال رہی تھی۔ حیام کی الماری کی حالت بھی عنایہ سے مختلف نہ تھی۔

''اچھاٹھیک ہے۔اللہ حافظ !''سفیان نے دوسری طرف سے کہا۔

''اللہ حافظ !''حیام فون ٹیبل پہ رکھ کہ واشروم میں گھس گئی۔

****************

ناشتے کے بعد وہ پانچوں لاؤنج میں صوفوں پہ ڈیرا جمائے بیٹھے تھے۔عابد صاحب پاس بیٹھے اخبار بینی میں مصروف تھے۔حیرت کی بات یہ تھی وہ پانچوں ساتھ تھے مگر خاموش تھے۔

''اللہ خیر تم پانچوں ایک ساتھ لیکن خاموش۔خیریت ؟''اریج بازل کو گود میں اٹھائے ایک ہاتھ میں اسکا ناشتہ پکڑے داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

''بس بھابھی جان ! کیا بتائیں۔ہم لوگوں کے تو ارمانوں کا قتل کر دیا اس ظالم سماج نے۔''آرش نے انیسویں صدی کی ہیروئنوں کی طرح اداکاری کرتے ہوئے کہا تو اریج کی ہنسی نکل گئی۔

"ایسا کیا ہو گیا میرے معصوم دیور کے ساتھ؟" ارتج نے بازل کے منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"بھابھی یہ تو ڈرامے کرے گا میں بتاتی ہوں۔" آرش نے ابھی کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ زرناب بولی۔ "ہم سب یہ سوچ رہے ہیں کہ رات کو دعوت پہ جانے کے لئے کیا پہنیں؟"

"اتنی بڑی الماری ہے کچھ بھی پہن لو۔" گھر میں داخل ہوتی عظمٰی بولی۔

"السلام وعلیکم!" اب وہ صوفے پہ آکہ بیٹھ چکی تھی۔

"آج جلدی آگئی بیٹا؟" عالیہ بیگم نے پانی کا گلاس دیتے ہوئے پوچھا۔

"جی تائی جان اتنا خاص کچھ تھا نہیں تو میں آگئی۔"

www.novelsclubb.com

وہ لوگ اپنی باتیں کر رہے تھے کہ کنزا سیڑھیوں سے اتر کہ سید ھا لاونج میں آئی۔ اس نے ہاتھ میں دو جوڑے پکڑ رکھے تھے۔ "یہ کیا ہے؟" زرناب نے کنزا کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔

"یہ میں دو ڈریسز لائی ہوں ان میں سے کونسے پہنوں؟" اب وہ ایک ایک کر کے کپڑے دکھا رہی تھی۔ سب سے پہلے اس نے ہلکے گلابی رنگ کی شارٹ فراک دکھائی جو سلیو لیس تھی

"بیٹا اس کے بازو اور دوپٹہ؟" نادیہ بیگم نے پوچھا۔ "آنٹی دوپٹہ تو نہیں ہے اور بازو یہی ہیں۔"

"اچھا دوسرا دکھاؤ۔" عنایہ نے اس کے ہاتھ سے وہ جوڑا لیتے ہوئے کہا۔

"دوسرا یہ والا ہے۔" گرے رنگ کا انار کلی فراک، کامدار دوپٹے کے ساتھ تھا۔

"کنزا چھوٹی سی دعوت ہے۔ شادی نہیں ہے۔" حیام نے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا تم ایک کام کرو ان لڑکیوں سے کوئی بھی جوڑا لے کے پہن لو۔" نگہت بیگم نے حل پیش کیا۔

"نووے! میں کبھی بھی کسی کے کپڑے نہیں پہنتی۔" کنزا نے نزاکت سے بال جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم تو پہن لیتے ہیں۔" عنایہ نے اپنے برابر میں بیٹھی زرناب کے کان میں سرگوشی کی۔

"اچھا ایک کام کرو تم آرش یا ضارف کے ساتھ بازار چلی جاؤ۔" عالیہ بیگم نے جیسے ہی کہا ویسے ہی آرش اور ضارف نے انکو دیکھا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ میں چینج کر کے آتی ہوں۔" کنزا اپنے کپڑے اٹھا کہ واپس چلی گئی۔

"جاؤ بہن کو لے کر۔" عالیہ بیگم نے آرش کو کہا۔

"شکر ہے کزن ہے۔ خدانا خواستہ میری بہن ہوتی میں تو برباد ہو چکا ہوتا۔" عالیہ بیگم کے جاتے ہی آرش بولا۔

"اب ہوئی نہ میری قدر بیٹا۔" حیام اپنے بال جھٹکتی کچن میں چلی گئی۔

"جابیٹا بہن کو لے کر۔" ضارف بھی آرش کو چڑاتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

عظمیٰ اپنے کمرے میں جبکہ زرناب اور عنایہ لان میں چلے گئے۔

****************

آدھے گھنٹے کے قریب کنزا تیار ہو کے آئی اور اسکی تیاری دیکھ کہ آرش کے ہوش اڑ گئے۔ وہ نیلے رنگ کی ٹائٹ جینز پہ کالے رنگ کی گھٹنوں سے اوپر کی کرتی پہنے گلے میں چھوٹا سا اسکارف۔ بال ہائی پونی میں جبکہ پاؤں جوتوں میں قید تھے۔

www.novelsclubb.com

"ایسے.. ایسے.. ایسے جاؤ گی تم؟" آرش نے حیرت کی زیادتی سے تقریباً اونچی آواز میں پوچھا۔

"ہاں۔" کنزا نے بے نیازی سے سر اثبات میں ہلایا۔

”کبھی بھی نہیں۔جاؤ چینج کر کے آؤ۔“آرش نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

”سوری! میں ایسے ہی جاؤں گی۔“کنزا نے بھی اپنی اکڑ دکھائی۔

”یار کنزا فضول بحث کیوں کر رہی ہو؟ جاؤ چینج کر کے آؤ۔“اب کے آرش کی آواز تھوڑی اونچی تھی۔

حیام جو ٹیرس سے سارا منظر دیکھ رہی تھی دوڑتی ہوئی آئی۔”کیا ہو گیا آرش؟“

”اسے بولو کپڑے چینج کر کے آئے ورنہ میں نہیں لے کر جاؤں گا اسے۔“

”میں..“ابھی کنزا کچھ بولتی کہ حیام اسکو اپنے ساتھ کھینچتی ہوئی اندر لے گئی۔

”کنزا پلیز بدل لو نہ کپڑے۔دیکھو تم گھر میں ایسے کپڑے پہن کے گھومتی ہو کوئی کچھ نہیں کہتا لیکن اس حلیہ میں باہر آرش تو کیا کوئی بھی نہیں لے کر جائے گا۔اور بائیک پہ تو بالکل بھی نہیں۔“حیام نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”میرے پاس سارے ایسے ہی ڈریسز ہیں۔میں اپنے گھر میں بھی یہی پہنتی ہوں۔“کنزا نے اپنا مسئلہ بتایا۔

”میں اپنا کوٹ دیدوں؟“حیام نے حل پیش کیا۔

"کوٹ؟" کنزا نے ناسمجھی سے حیام کو دیکھا۔

"رکو۔" حیام نے اپنی الماری سے کالے رنگ کا ایک کوٹ نکالا۔ "یہ پہن لو۔"

وہ کوٹ ٹخنوں تک آتا تھا۔ کنزا نے وہ کوٹ پہن کر اپنا آپ قد آدم آئینے میں دیکھا۔

"لیکن میں مال ایسے جاؤں گی؟" کنزا نے حیام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں!"

"ٹھیک ہے۔" کنزا نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب ٹھیک ہے بیٹھو۔" آرش نے بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آہ.. وہ.. مجھے بائیک پہ بیٹھنا نہیں آتا۔"

"ارے یار۔" آرش نے بائیک بند کی۔ "حیام!! حیام!!" اب وہ حیام کی بالکنی کے باہر کھڑا اسے آوازیں دے رہا تھا۔

"کیا ہے؟" حیام نے بالکنی سے جھانکا۔

''کنزا کو بیٹھنے میں ڈر لگ رہا ہے تم بھی آ جاؤ۔''

''میں ؟'' حیام نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔ ''اچھا دو منٹ آ رہی ہوں۔''

تقریباً دو سے تین منٹ بعد حیام عبایہ اور حجاب پہنے تیار تھی۔ اب پہلے حیام بیٹھی اور اس کے پیچھے کنزا۔

ابھی وہ لوگ جانے ہی لگے تھے کہ ضارف جو ماہین کے گھر نادیہ بیگم اور نگہت بیگم کو چھوڑنے گیا تھا واپس آ گیا۔ ''گاڑی لیجا عظمیٰ آپی کی۔'' ضارف نے چابی آرش کو دیتے ہوئے کہا۔

''شکر یار تو آ گیا۔'' آرش نے بائیک سائیڈ پہ لگائی اور گاڑی کی چابی لی۔

''حیام تم پھر بھی ساتھ چلو۔'' کنزا نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ضارف تو بھی آ جا۔ ان دونوں نے شاپنگ کرنی ہے جب تک میں بور ہو جاؤں گا۔'' آرش نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ ضارف نے کچھ کہنا چاہا لیکن آرش کے گھورنے پہ وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

****************

جاری ہے

www.novelsclubb.com